زوّار محمد خاں

فرحانہ خاں۔اورنگ آباد

مضمون نگارڈاکٹر فرحانہ خاں صاحبہ زوار محمدخاں مرحوم کی صاحبزادی ہیں مولانا آزاد کالج اورنگ آباد میں اپنے والد مرحوم کی اسامی پر انگریزی کی صدر شعبہ ہیں۔

زوّار محمد خان کے والد محترم حکیم انوار محمد خان کاملؔ آمکینی (تعلقہ منگرول پیر۔ضلع باسم) کے اجارہ دار اور تعلقہ پوسد کے رئیس اعظم تھے۔ حکیم انوار محمد خان صاحب نے اجارہ داری کی مصروفیات کے باوجود طبیہ کالج دہلی میں داخلہ لیا۔دہلی میں دوران تعلیم شاعری سے شغف پیدا ہوگیا۔ اور جمعیۃ الاحباب کے نام سے بزم ادب کی تشکیل کی اور کاملؔ تخلص اختیار کیا جمعیۃ الاحباب کے زیر اہتمام ہر ہفتے مشاعرے منعقد ہوتے طبی تعلیم سے فراغت کے بعد صحبت میں شعری ذوق پروان چڑھا مظہر بہت اچھے شاعر تھے۔ان کی ایماء پر ۱۹۳۱ء میں ''بزم سفینہ مظہر'' قائم کی اس بزم کا مقصد پوسد میں مشاعرے منعقد کرنا تھا اس وقت پوسد میں اٹھارہ یا انّیس شاعر موجود تھے تقریباً سب ہی جناب مظہر صاحب سے شرف تلمذ رکھتے تھے۔حکیم انوار محمد خان کاملؔ نے اپنے خرچ سے پوسد کے شعراء کے کلام کا ایک گلدستہ ''مراۃ سخن'' کے نام سے ۱۹۳۲ء میں بہت اہتمام سے شائع کیا جس میں پوسد کے شعراء کے حالات (نظم ونثر میں) تصویریں اور نمونہ کلام شامل ہے گویا یہ گلدستہ شعراء پوسد کا تذکرہ ہے۔حکیم انوار محمد خان صاحب کاملؔ نے ہر صنف شاعری میں طبع آزمائی کی۔تاریخ گوئی میں بھی انھیں دستگاہ حاصل تھی گلدستہ مراۃ سخن کی تاریخ اس طرح کہی ہے۔

ہوتے ہیں دور سیر سے اس کے تمام رنج
گلدستہ ہے یہ واقعی فردوس کا چمن
خوش ہوکے مجھ سے ہاتف غیبی نے یہ کہا
کاملؔ برائے سال کہو ''مراۃ سخن''

حکیم انوار محمد خان کاملؔ کی شادی اورنگ آباد کے علمی و مذہبی گھرانے میں ہوئی۔آپ کے خسر محترم علی محمد خان صاحب اورنگ آباد کے شرفاء میں تھے اور برادر نسبتی ولی محمد خان صاحب بہترین مقرر عالم دین اور ماہر تعلیم گزرے ہیں۔حکیم انوار محمد خان کاملؔ کو اللہ تعالیٰ نے پانچ لڑکے عنایت فرمائے۔ان کے اسماء گرامی یہ ہیں زوّار محمد خان، اطوار محمد خان، ابرار محمد خان، انصار محمد خان اور مختار محمد خان۔

زوّار محمد خان صاحب ۳۰ اگست ۱۹۳۲ء کو اپنے ننھیال اورنگ آباد میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ اردو اسکول ایوت محل میں حاصل کی اس کے بعد محمڈن ہائی اسکول امراؤتی سے میٹرک کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیا بعدازاں آپ کے والد محترم نے آپ کو اعلیٰ تعلیم کے لئے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ بھیج دیا۔زوار محمد خان صاحب نے وہاں بھی اپنی صلاحیت کے جوہر دکھائے اور بی اے کے امتحان میں یونیورسٹی میں سب

سے زیادہ نمبرات حاصل کئے وہیں سے انگریزی میں ایم۔اے کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۵۸ء میں جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی میں انگریزی کے لکچرر مقرر ہوئے ایک سال کے بعد گورنمنٹ کالج اورنگ آباد میں لکچررشپ کی۔ ۱۹۶۰ء میں عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد میں لکچرر ہوئے تین سال ملازمت کے بعد دوبارہ اورنگ آباد تشریف لائے اور ۱۹۶۳ء میں مولانا آزاد کالج میں انگریزی کے صدر شعبہ مقرر ہوئے۔ اور اسی کالج میں وظیفہ یاب ہوئے۔ مولانا آزاد کالج مین تدریسی خدمات انجام دیتے ہوئے مرٹھواڑہ یونیورسٹی کے پوسٹ گریجویٹ کے طلبہ کو انگریزی پڑھائی انگریزی زبان وادب میں مہارت حاصل کرنے کے ساتھ ہی بیرون ہند کی زبانیں فرینچ اور جرمن سیکھیں اوران میں مہارت حاصل کی۔ کئی فرینچ اور جرمن نظموں کا اردو میں ترجمہ کیا جو وقتاً فوقتاً شائع ہوئیں فرینچ ناول نگار Allain Robbe- Grillet نے اپنا ناول Dans Le Labyrinthe آپ کو بذات خود بھجوایا جس کا آپ نے ترجمہ کیا آپ کا مطالعہ بہت وسیع تھا اس کا اندازہ آپ کے ذاتی کتب خانے سے ہوتا ہے۔ تدریسی خدمات انجام دیتے ہوئے آپ کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ مسلم نوجوان حصول علم میں آگے بڑھیں۔ آخری عمر میں آپ کو اسلامی فلسفہ حیات اور تصوف سے گہرا تعلق پیدا ہو گیا تھا۔ بات کرتے تو ایسا محسوس ہوتا کہ کوئی متدین عالم علوم اسلامیہ کے رموز ونکات بیان کر رہا ہے۔ آخر ۲۴ فروری ۱۹۸۹ء کو اورنگ آباد میں آپ نے وفات پائی۔

آپ کے پس ماندگان میں آپ کی پانچ اولاد ہیں۔ راقمہ فرحانہ خان والد مرحوم ہی کی جگہ پر مولانا آزاد کالج اورنگ آباد میں صدر شعبہ انگریزی ہے۔ ایم فل اور ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں حاصل کر چکی ہے۔ دوسری صاحبزادی روبینہ صدیقی بھی انگریزی میں ایم۔اے کر چکی ہیں تیسری صاحبزادی روبینہ بی۔اے کر چکی ہیں۔ دو صاحبزادے اطہر محمد خان ایم کام اور عامر محمد خان بی۔اے کی ڈگریاں لے چکے ہیں۔ آپ نے اپنی اولاد کو عصری اور دینی تعلیم سے آراستہ کیا اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری جانب سے بہترین اجر عطا فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا کرے۔ آمین۔